Research Journal Tahqeed تحقیقی مجلہ تحقید

جلد نمبر06، شمارہ نمبر01، جون-2025

اردو میں مستعمل عربی اسمائے مشتق(مادہ کی روشنی میں)

Derived Arabic Nouns Used in Urdu(A Root-Based Analysis)

سیدہ فصیحہ عابد، پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

ڈاکٹر طارق ہاشمی، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Syeda Fasiha Abid
Ph.D Scholar, Urdu Department, Govt. College University, Faisalabad
Dr. Tariq Hashmi*
Associate Professor, Urdu Department, Govt. College University, Faisalabad
*Correspondence

ISSN
eISSN: 2789-6331
pISSN: 2789-4169

Copyright: © 2025 by the authors. This is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Abstract

In Arabic, the root of any word is called (Root). It usually consists of three or four letters. By applying various patterns to a root, multiple words can be derived, each carrying a different meaning. The root refers to the essential letters that are common among all the words in a specific word family. The pattern is the mold or template in which the root is placed to form different words. In the science of Arabic morphology, root and pattern are fundamental concepts used to create, modify, and differentiate the meanings of words.

Keywords: Arabic Root, Pattern, Word Formation, Morphological Analysis, Root-Pattern System, Arabic Morphology.

اردو زبان میں مستعمل عربی اسما کے اشتقاق کا جائزہ لینے کے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ لفظ کا مادہ کیا ہے؟ وزن کیا ہے؟ ان دونوں اصطلاحات کو جانے بغیر علم صرف اور اسماسازی کے اصولوں پر کام کرنا ممکن نہیں کیوں کہ ان اصطلاحات کا ذکر اس میں بار بار آتا ہے۔

Research Journal
Tahqeed
تحقیقی مجلہ تحقیق

جلد نمبر 06، شمارہ نمبر 01، جون-2025

مادہ

کسی بھی عربی لفظ کی جڑ (Root) کو "مادہ" کہا جاتا ہے یہ عموماً تین یا چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ مختلف اوزان کا استعمال کرتے ہوئے ایک مادے سے مختلف الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ جن کے معنی میں فرق ہوتا ہے ہیں۔ مادہ (Root) وہ بنیادی حروف ہیں جو ایک گروپ کے تمام الفاظ میں مشترک ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک مادہ سے کئی الفاظ بنتے ہیں۔ مادہ کی اہمیت کے متعلق لطف الرحمٰن خان اس طرح رقم کرتے ہیں:

"علم الصرف میں اس "مادہ" کی بڑی اہمیت ہے۔ "علم الصرف" کا موضوع اور مقصد ہی یہ ہے کہ ایک "مادہ" سے مختلف الفاظ (اسماء اور افعال) کیسے بنائے جاتے ہیں"(1)

صرفی اعتبار سے وزن ایک اہم اصطلاح ہے۔ اس سے مراد تولنا، ناپنا اندازہ کرنا سے ہے۔ وزن (Pattern) وہ قالب یا سانچہ ہے جس میں مادہ کو ڈھال کر کے مختلف الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ یہ وہ سانچہ ہے جس پر لفظوں کو رکھ کر ان کے معنی و مفاہیم اور اشتقاق کو سمجھا جاتا ہے۔ عربی وزن قواعد میں وزن کی پیائش کے لیے ف-ع-ل کو ترازو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس بارے میں لطف الرحمٰن اس طرح رقمطراز ہیں۔

"ف-ع-ل سے نمونے کے طور پر بننے والے لفظ کو عربی گرامر کی زبان میں وزن کہتے ہیں؟"(2)

علم الصرف میں مادہ اور وزن بنیادی تصورات ہیں جو الفاظ کی تخلیق، تبدیلی اور معانی میں فرق پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ وزن کی مدد سے ایک مادہ سے مختلف الفاظ بنائے جاسکتے ہیں۔ اس طرح بننے والے الفاظ کسی نہ کسی صورت میں اپنے اصل مادہ سے مل جاتے ہیں۔

علم الصرف میں مادہ اور وزن کی تفصیل

عربی زبان میں علم الصرف کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایک مادہ سے مختلف الفاظ بنائے جائیں جو مختلف اوزان (Patterns) پر آکر مخصوص معانی ادا کریں۔ اس پورے عمل کو اشتقاق (Derivation) کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں علم الصرف کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور اس میں مادہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ علم الصرف کا اصل موضوع یہ ہے کہ ایک ہی مادہ سے مختلف اسماء اور افعال کس طرح بنائے جاتے ہیں۔ عربی زبان میں اکثر الفاظ مخصوص قواعد وضوابط کے تحت بنتے ہیں یعنی جب ایک مادہ کسی خاص وزن پر ڈھلتا ہے تو اس سے ایک نیا معنی پیدا ہوتا ہے اور یہی اصول تمام مادوں پر لاگو ہوتا ہے۔

الفاظ کی تشکیل میں نہ صرف مادہ کے حروف پر مختلف حرکات لگائی جاتی ہیں بلکہ بعض زائد حروف کا بھی اضافہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، مادہ ع، ل، م سے مختلف وزنوں پر درج ذیل الفاظ بنتے ہیں: علم سے عالم، معلوم، تعلیم بنتا ہے۔ یہ سب ایک ہی مادہ سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں لیکن وزن کی تبدیلی نے ان کے معانی میں فرق پیدا کر دیا۔

FORM I - Weak Letter(فِعْل مُعْتَل): ي								
VERBAL NOUN مَصْدَرٌ	PASSIVE PARTICIPLE مَفْعُول بِهِ	ACTIVE PARTICIPLE فَاعِلٌ	IMPERATIVE فِعْل أمْرٍ	PASSIVE PRESENT فِعْلٌ مُضَارِع للمَجْهُول	PASSIVE PAST فِعْلٌ مَاضٍ للمَجْهُول	ACTIVE PRESENT فِعْلٌ مُضَارِع	ACTIVE PAST فِعْل ماضٍ	ROOT الجَذْرُ
بَيْعٌ sale	مُبِيعٌ sold	بَائِعٌ seller	بِعْ sell!	يُبَاعُ It is sold	بِيعَ It was sold	يَبِيعُ He sells	بَاعَ He sold	ب ي ع
بِنَاءٌ building (the action)	مَبْنَى building (the product)	بَانٍ builder	اِبْنِ build!	يُبْنَى It is built	بُنِيَ It was built	يَبْنِي He builds	بَنَى He built	ب ن ي
نِسْيَانٌ forgetfulness	مَنْسِيٌّ forgotten	نَاسٍ forgetter	اِنْسَ forget!	يُنْسَى It is forgotten	نُسِيَ It was forgotten	يَنْسَى He forgets	نَسِيَ He forgot	ن س ي
رَأْيٌ opinion	مَرْئِيٌّ seen	رَاءٍ viewer	رَ see!	يُرَى it is seen	رُئِيَ it was seen	يَرَى he sees	رَأَى he saw	ر ء ي

(3)

مندرجہ بالا ٹیبل اس عمل کی وضاحت تفصیل سے کرتا ہے کہ کس طرح ایک مادے سے مختلف الفاظ تشکیل دیے جاتے ہیں۔ الفاظ کی تشکیل کا عمل بظاہر پیچیدہ لگتا ہے لیکن عربی زبان کے قواعد وضع کرنے والوں نے اس مشکل کو آسان بنانے کے لیے مادہ کے حروف کو تین مخصوص علامتی حروف "ف"، "ع"، اور "ل" سے ظاہر کرنے کا طریقہ اختیار کیا۔ فعل ایک نمونہ یا قالب ہے جس میں کسی بھی مادہ کے تین حروف کو رکھ کر مختلف الفاظ بنائے جاسکتے ہیں۔ اس طریقے سے نہ صرف الفاظ کی بناوٹ سمجھنا آسان ہو جاتا ہے بلکہ نئے الفاظ یاد رکھنا بھی سہل ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کسی مادہ (جیسے "ک، ت، ب") کو "فعل " کے قالب میں ڈالا جائے تو درج ذیل الفاظ وجود میں آئیں گے: کَتَبَ، کَاتِب ، مَکْتُوب، مَکْتَب ۔ عربی زبان میں بنیادی مادے سے اسماء بنانے کے اصول صرفی قواعد کے تحت مرتب کیے جاتے ہیں۔ یہ اصول عربی کے اوزان کہلاتے ہیں۔ ان اصولوں کے ذریعے ایک مادہ سے مختلف اسما بنتے ہیں۔ ہر اسم ایک مخصوص باب سے تعلق رکھتا ہے اور مخصوص وزن سے مشتق کیا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر مادے دو طرح کے ہوتے ہیں ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ۔"

ثلاثی مجرد عربی صرف کی ایک بنیادی اصطلاح تصور کی جاتی ہے۔ اس کا تعلق الفاظ کی بنیادی ساخت اور مادّہ سے ہے۔ یہی طریقہ کار اردو، فارسی اور دوسری زبانوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ عربی میں "ثلاثہ" کا مطلب ہے تین۔ "ثلاثی " سے مراد تین, مجرد سے مراد ہے خالص، سادہ، غیر زائد۔ یعنی جس میں کوئی اضافی حرف شامل نہ ہو۔ یہ حقیقی مادہ ہوتے ہیں اس مادے کی بنیاد پر ہی دیگر الفاظ بنتے ہیں۔ اس

جلد نمبر06، شمارہ نمبر01، جون-2025

لحاظ سے دیکھا جائے تو ثلاثی مجرد سے مراد ایسے الفاظ جن کا مادہ تین حرفی ہو۔ عربی زبان میں لفظ مادے اور وزن کے نظام پر مبنی ہوتا ہے۔ ثلاثی مجرد کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

كَتَبَ	ک-ت-ب	اس نے لکھا
فَتَحَ	ف-ت-ح	اس نے کھولا
عَلِمَ	ع-ل-م	اس نے جانا
ضَرَبَ	ض-ر-ب	اس نے مارا
قَرَأَ	ق-ر-اَ	اس نے پڑھا

مندرجہ بالا تمام الفاظ تین حرفی ہیں ان میں کوئی ایک بھی حرف اضافی نہیں ہے۔ ثلاثی مزید فیہ بھی عربی کی ایک اہم اصطلاح ہے۔ یہ ثلاثی مجرد کی ہی توسیعی شکل ہے۔ جب ثلاثی مجرد میں ایک سے زیادہ حروف کا اضافہ کیا جائے تاکہ اس سے نیا مفہوم حاصل کیا جاتا ہے۔ عربی زبان میں دس زائد حروف ہیں (س، اَ، ل، ت، م، ن، ی، ہ، و، ا) جنہیں "سَأَلْتُمُوْنِیْهَا" کی صورت میں لکھ کر ذہن نشین کیا جاسکتا ہے۔ اگر یہ حروف کسی لفظ کے مادے میں اضافی آئیں تو مزید فیہ ہو جاتے ہیں۔

مزید فیہ	مادہ	اضافی حرف	معنی
أَكْرَمَ	ک-ر-م	الف	اس نے عزت دی
تَعَلَّمَ	ع-ل-م	ت	اس نے سیکھا
اِسْتَغْفَرَ	غ-ف-ر	ا-س-ت	اس نے مغفرت طلب کی
تَقَاتَلَ	ق-ت-ل	ت اور درمیانی الف	اس نے قتل کیا
أَسْلَمَ	س-ل-م	الف	وہ محفوظ رہا

جلد نمبر 06، شمارہ نمبر 01، جون-2025

مصدر بنانے کے اصول

وہ اسم جو کسی فعل کے وقوع یا عمل کو بیان کرتا ہے اور اس سے عمل یا کام کی نوعیت، حالت یا کیفیت کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ اسم مصدر فعل کی وہ حالت ہوتی ہے جسے اسم کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ہر فعل کا ایک باب ہوتا ہے جس کے مطابق مصدر کے وزن کا تعین کیا جاتا ہے۔ اس کے ابواب درجہ ذیل ہیں۔

مثال	معنی	باب	وزن
دخول، خروج، جلوس	عمل کا آغاز	فَعَلَ-یَفْعِلُ	فُعُولٌ
علم، فکر، ذکر	عقل یا فہم کا عمل	فَعَلَ-یَفْعِلُ	فِعَالٌ / فِعْلٌ
فتح، قتل، ضبط	جسمانی یا فوری عمل	فَعَلَ-یَفْعَلُ	فَعْلٌ
تعلیم، تربیت	کسی کو کچھ سکھانے	فَعَّلَ-یُفَعِّلُ	تَفْعِیلٌ
اسلام، اعلان، احسان	مکمل کرنے کا عمل	اَفْعَلَ-یُفْعِلُ	اِفْعَالٌ
تعلّم، تعبّد	خود کرنے کا عمل	تَفَعَّلَ-یَتَفَعَّلُ	تَفَعُّلٌ
تقاتل، تفاهم	مل کر یا باہمی عمل	تَفَاعَلَ-یَتَفَاعَلُ	تَفَاعُلٌ
استغفار، استفسار	مانگنا	اِسْتَفْعَلَ-یَسْتَفْعِلُ	اِسْتِفْعَالٌ

فاعل بنانے کا اصول

وہ شخص یا شے جو کسی عمل کو انجام دے فاعل کہلاتی ہے۔ لغت کے اعتبار سے کسی فعل کے انجام دینے والے کو 'فاعل' کہا جاتا ہے۔ جیسے: قَرَأَ الطَّالِبُ (طالب علم نے پڑھا) چناں چہ طالبِ ہی وہ شخص ہے، جس نے پڑھنے کا فعل انجام دیا فاعل سے اسم بنا نے کے لیے اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اگر فعل فَعَلَ کے وزن پر ہو تو اسمِ فاعل فَاعِل کے وزن پر آئے گا۔ فعل کے تینوں حروف کو بر قرار رکھا جاتا ہے اور اس کے دوسرے حرف پر الف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

باب فعل	اسمِ فاعل بنانے کا وزن
ثلاثی مجرد	فاعِلٌ
بابِ افعال	مُفعِلٌ
بابِ تفعیل	مُفعِّلٌ
بابِ مفاعلہ	مُفاعِلٌ

Research Journal Tahqeed تحقیقی مجلہ تحقید

جلد نمبر06، شمارہ نمبر01، جون-2025

مُستَفعِلٌ	بابِ استفعال

اسم مفعول کے اصول

اسمِ مفعول اُس شخص یا چیز کا نام ہے جس پر کوئی کام کیا گیا ہو۔ اگر فعل فَعَلَ کے وزن پر ہو تو اسمِ مفعول مَفعُولٌ کے وزن پر آتا ہے۔

وزن	اسمِ مفعول	فعل	باب
مُفعَل	مُکرَم	أکرَمَ	افعال
مُفعّل	مُعلّم	عَلّمَ	تفعیل
مُفاعَل	مُجاھَد	جاھَدَ	مفاعلہ
مُستَفعَل	مُستَغفر	استغفَرَ	استفعال

صیغۂ مبالغہ کے اصول

صیغۂ مبالغہ ایسا اسم ہوتا ہے جو کسی کام کے کرنے والے کی شدت، کثرت یا مہارت کو ظاہر کرتا ہے، یعنی ایسا شخص جو کسی فعل کو بہت عمدگی سے انجام دیتا ہے۔

مفہوم	صیغۂ مبالغہ	اسمِ فاعل	فعل
بہت بخشنے والا	غَفُور، غَفّار	غافِر	غَفَرَ
بہت علم والا	عَلیم	عالِم	عَلِمَ
بہت صبر کرنے والا	صَبُور	صابِر	صَبَرَ
بہت لکھنے والا	کَتّاب	کاتِب	کَتَبَ
بہت قتل کرنے والا	قَتِیل	قاتِل	قَتَلَ

اسم ظرف

اسم ظرف وہ اسم مشتق جو کسی خاص جگہ، وقت، یا حالت کو ظاہر کرتا ہے یعنی جس وقت کوئی عمل یا فعل انجام پاتا ہے۔ یہ عربی گرامر میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسم ظرف کے بارے میں کنزالعرفان میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"وہ اسم مشتق ہے جو اس وقت یا کسی جگہ کو ظاہر کرتا ہے جس میں کوئی واقع ہوا ہو، اسم ظرف کہلاتا ہے"(4)

اسم ظرف کسی فعل کے وقوع کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے ذریعے ہمیں فعل کی جگہ یا وقت کے بارے میں تفصیل ملتی ہے۔ مثلاً مَقْتَلٌ، مُدْرَجٌ وغیرہ۔اس کی مزید دو اقسام ہیں۔(1)ظرف مکان (2)ظرف زمان۔ فعل کو "مَفعَل "یا"مَفعِل "کے وزن پر لایا جاتا ہے۔

اسم صفت

اسم صفت وہ اسم ہوتا ہے جو کسی شخص، چیز یا حالت کی خصوصیت یا وصف کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ لفظ کسی فرد یا چیز کی صفات یا خصائص کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ عربی میں اسم صفت عموماً اس خاصیت کو ظاہر کرتا ہے جو اس اسم کے ساتھ جڑی ہوتی ہے مثلاً رنگ، شکل، مقدار، مزاج، حالت، وغیرہ۔ کنز العرفان میں اس کی پانچ اقسام بیان کی گئی ہیں۔

"اسم صفت کی پانچ اقسام ہیں۔

I. اسم فاعل

II. اسم مفعول

III. صفت مشبہ

IV. اسم تفضیل

V. اوزان مبالغہ "(5)

جس اسم سے کوئی فعل صادر ہو اسم فاعل کہلاتا ہے، وہ اسم جس پر فاعل کا فعل صادر ہو معفول کہلاتا ہے۔ ایسا اسم جو ذات کو بیان کرے اور جس میں شدت پائی جا اسم تفضیل کہلاتا ہے۔

اسم نسبت

اسم نسبت اس سے مراد وہ اسم ہے جو کسی علاقے قبیلے یا قوم وغیرہ سے نسبت کی بنا پر کسی کو دیا جائے اسم نسبت کہلاتا ہے مثلا مدینہ سے مدنی مکہ سے مکی پاکستان سے پاکستانی وغیرہ اسم نسبت بنانے کا بہترین طریقہ اس کے ساتھ یائے نسبتی کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا ساری بحث کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک ثاٹ مرتب کر دیا ہے تاکہ ایک لفظ سے مزید الفاظ کو مشتق کرنے کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ثلاثی مجرد میں تین حروف (ع۔ل۔م) کو بطور مثال درج کیا ہے جو ساری بحث کا خلاصہ ہے۔

اسم کی قسم	مثال	معنی	وزن
مصدر	عِلْمٌ	جاننا	فَعْلٌ
مصدر	تَعَلُّمٌ	سیکھنا	تَفَعُّلٌ

اسم فاعل	عَالِمٌ	جاننے والا	فَاعِلٌ
اسم فاعل	مُتَعَلِّمٌ	سیکھنے والا	مُتَفَعِّلٌ
اسم مفعول	مَعْلُومٌ	معلوم	مَفْعُولٌ
مبالغہ	عَلّامٌ	بہت جاننے والا	فَعّالٌ
مبالغہ	عَلِیمٌ	بہت علم والا	فَعِیلٌ

عربی افعال کے ابواب

عربی زبان میں افعال کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا جاتا ہے جن کے مخصوص وزن اور معنی ہوتے ہیں۔ ان ابواب سے ہم کسی فعل کی ساخت اور عام معنوی رجحان کا علم حاصل کرتے ہیں۔ ثلاثی مجرد افعال وہ ہیں جن کے ماضی کی صیغہ میں صرف تین حرف ہوں۔ ان میں صرف تیسری شخص ماضی مؤنث الکلمہ کی شکل ہوتی ہے مثلاً فَعَلَ یہ فعل بذاتِ خود لازم بھی ہوسکتے ہیں یا متعدی بھی اور ان کے مضارع کی حرکتیں صوتی طور پر پڑھی جاتی ہیں۔

> "فعل ثلاثی مجرد کے مادّے میں تین حروف ہوتے ہیں اور اسی سے فعل ماضی بنتا ہے چھ مختلف اوزان پر... یہ چھ مختلف اوزان فعل ثلاثی مجرد کے ابواب کہلاتے ہیں... ان ابواب کے نام سب سے زیادہ عام استعمال کے فعل کے نام پر رکھے گ ئے ہیں... فعل ماضی کے مادّے میں علامت مضارع لگا کر فعل مضارع کے صیغے بنائے جاتے ہیں... سکھانے کے لئے ماضی مضارع اور مصدر ساتھ ملا کر بولا جاتا ہے۔"(6)

جب ان افعال کے اصل تین حرفوں میں ایک یا دو یا تین اضافی حرف داخل کیے جائیں تو یہ ثلاثی مزید افعال بن جاتے ہیں اور ہر اضافی باب میں فعل کا معنی و انداز قدرے تبدیل ہو جاتا ہے۔ باب ایک ایسا صرفی قاعدہ ہے جو کسی فعل کی تشکیل و تبدیلی کو بیان کرتا ہے۔ اسی طرح کسی لفظ کا وہ ساختی سانچہ ہے جس پر اسے تول کر دیکھا جائے وزن کہلاتا ہے۔ الفاظ کو بنانے کے لیے عربی زبان میں ابواب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان ابواب کی ترتیب فعل کے وزن پر بنتی ہے۔

> "فَعَلَ کے وزن پر آنے والے ماضی کے تمام افعال تین گروپ میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور یہ تقسیم ان کی مضارع کے وزن کی بنیاد پر ہوتی ہے"(7)

ان ابواب میں الفاظ کی حرکات میں تبدیلی کی جاتی ہے جس سے نیا لفظ بنتا ہے۔ ماضی کے تین ابوب ہیں فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ۔ اسی طرح مضارع کے بھی تین ابواب ہوتے ہیں یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ۔ ان کے وزن پر مزید افعال اس طرح بنتے ہیں۔

فَعَلَ	یَفْعَلُ	یَفْعِلُ	یَفْعُلُ
فَعِلَ	یَفْعَلُ	یَفْعِلُ	یَفْعُلُ
فَعُلَ	یَفْعَلُ	یَفْعِلُ	یَفْعُلُ

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو نو گروپ بنتے ہیں لیکن عربی میں صرف چھ گروپ استعمال کیے جاتے ہیں۔ فَعَلَ کے وزن پر جب ماضی اور مضارع بنائے جاتے ہیں تو اس کے تینوں گروپ استعمال کیے جاتے ہیں یعنی پہلا گروپ فَعَلَ سے یَفْعَلُ دوسرا گروپ فَعَلَ سے یَفْعِلُ اور تیسرا گروپ فَعَلَ سے یَفْعُلُ۔ بالکل اسی طرح فَعِلَ کے دو گروپ استعمال کیے جاتے ہیں۔ پہلا گروپ فَعِلَ سے یَفْعَلُ دوسرا گروپ یَفْعِلُ ہے۔ فَعُلَ سے یَفْعُلُ کا گروپ استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کے اس کے باقی دو گروپ استعمال نہیں ہوتے ہیں اس طرح بننے والے مکمل گروپ چھ ہیں۔ جو عربی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان گروپس کی پہچان کرنے کے لیے انہیں گروپس کی بجائے باب کہا اور ہر باب کا ایک نام مختص کیا تا کہ اس کی پہچان ہو سکے۔ ہر باب میں استعمال ہونے والے افعال میں سے کسی ایک فعل کو منتخب کر کے اس باب کا نمائندہ مقرر کر دیا اور اس نمائندہ فعل پر ہی باب کا نام رکھ دیا گیا۔

گروپ نمبر	وزن	باب کا نام
1	فَعَلَ - یَفْعَلُ	فَتَحَ - یَفْتَحُ
2	فَعَلَ - یَفْعِلُ	ضَرَبَ - یَضْرِبُ
3	فَعَلَ - یَفْعُلُ	نَصَرَ - یَنْصُرُ
4	فَعِلَ - یَفْعَلُ	سَمِعَ - یَسْمَعُ
5	فَعِلَ - یَفْعِلُ	حَسِبَ - یَحْسِبُ
6	فَعُلَ - یَفْعُلُ	کَرُمَ - یَکْرُمُ

گروپ اول کو باب اول فتح کہا گیا ہے اسی طرح ضرب، نصر، سمع، حسب، کرم وغیر۔ جس طرح ثلاثی مجرد کے ابواب ہیں اسی طرح مزید فیہ کے بھی ابواب ہوتے ہیں۔ ثلاثی مجرد میں حروف کا اضافہ کیا جائے تو مزید فیہ کہلاتے ہیں۔ مزید فیہ کے آٹھ ابواب ہوتے ہیں۔

نمبر شمار	باب کا نام	ماضی	مضارع
1	اِفْعَالٌ	اَفْعَلَ	یُفْعِلُ

2	تَفْعِیْلٌ	فَعَّلَ	یُفَعِّلُ
3	مُفَاعَلَةٌ	فَاعَلَ	یُفَاعِلُ
4	تَفَعُّلٌ	تَفَعَّلَ	یَتَفَعَّلُ
5	تَفَاعُلٌ	تَفَاعَلَ	یَتَفَاعَلُ
6	اِفْتِعَالٌ	اِفْتَعَلَ	یَفْتَعِلُ
7	اِنْفِعَالٌ	اِنْفَعَلَ	یَنْفَعِلُ
8	اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتَفْعَلَ	یَسْتَفْعِلُ

ان ابواب میں سے بعض ابواب کی خصوصیات مشترکہ ہوتی ہیں جیسے باب افعال اور باب تفعیل دونوں کی خوبی ہے کہ یہ فعل لازم کو متعدی کرتا ہے۔ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ، عِلْمًا یہ ایک فعل لازم ہے۔ باب افعال میں یہ اَعْلَمَ یُعْلِمُ، اِعْلَامًا اور باب تفعیل میں عَلَّمَ یُعَلِّمُ، تَعْلِیْمًا بنتا ہے۔ دونوں ابواب کے زیادہ تر افعال متعدی ہیں۔ ان ابواب میں فرق یہ ہے کہ باب افعال میں کسی کام کو ایک مرتبہ کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جبکہ باب تفعیل میں کسی کام کو مسلسل کرنے یا کثرت سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً ماضی میں فَجَّرَ اور مضارع یُفَجِّرُ۔

حوالہ جات

1. لطف الرحمن خان، آسان عربی گرامر، حصہ دوم، لاہور: مرکزی انجمن خدام القرآن، 2004، ص5
2. ایضاً ص8
3. https://images.app.goo.gl/Y8QFotxPzW71gC7r9
4. محمد دین چشتی، علامہ، کنزالعرفان فی شرح مفردات القرآن، فیصل آباد: مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے، 2003، ص297
5. ایضاً ص299
6. https://rubikh.wordpress.com/arabic-grammar-
7. لطف الرحمن خان، آسان عربی گرامر، حصہ دوم، لاہور: مرکزی انجمن خدام القرآن ایضاً ص43

References:

1. Lutf ur Rehman Khan, *Aasan Arabi Grammar*,vol 2, Lahore: Markazi Anjuman Khuddam-ul-Qur'an, 2004, Pg-5
2. Ibid.Pg-8
3. https://images.app.goo.gl/Y8QFotxPzW71gC7r9
4. Muhammad Deen Chishti, Allama, *Kanz-ul-ʿUrfan fi Sharh Mufradat al-Qur'an*, Faisalabad: Maktabah Nooriya Rizwiyya, Gulberg A, 2003, Pg-297.
5. Ibid.Pg-299
6. https://rubikh.wordpress.com/arabic-grammar-
7. Lutf ur Rehman Khan, *Aasan Arabi Grammar*, Vol 2, Lahore: Markazi Anjuman Khuddam-ul-Qur'an,Ibid.Pg-43